Regd No: 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

سہ روزنا

یوم پنجشنبہ

۱۰ رمضان المبارک

فی پرچہ ۱/

جلد ۳	۷ وفا ۱۳۲۸ ھش	۷ جولائی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۵۵

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

کوئٹہ سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ کل شام کو بخار ہو گیا۔ اور اعصاب پر اثر کی وجہ سے گذشتہ شب سخت بے خوابی رہی۔ اور نیند کے لئے ٹیکہ لگانا پڑا۔ مگر پھر بھی نیند ٹھیک طرح نہیں آتی۔ شدید کھانسی اور پسینے کے دورے آتے رہے۔ جو اب تک جاری ہیں۔ اور طبیعت بہت نڈھال ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۶؍۷؍۴۹)

کرنل صاحبزادہ محمد خورشید کو صوبہ سرحد کا گورنر مقرر کر دیا گیا

کراچی پورٹ ٹرسٹ کے موجودہ صدر بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مقرر ہو گئے

کراچی ۶ جولائی:۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کرنل صاحبزادہ محمد خورشید کو سر ایمبروز ڈنڈاس کی جگہ صوبہ سرحد کا نیا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ سر ایمبروز ڈنڈاس اس مہینے کی سولہ تاریخ سے چھٹی پر جا رہے ہیں جس کے بعد وہ ریٹائر ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ کرنل صاحبزادہ محمد خورشید کی جگہ مسٹر امین الدین جو کراچی پورٹ ٹرسٹ کے صدر ہیں۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مقرر ہوں گے۔

بدھوں کو پاکستان میں مذہبی سماجی اور شخصی آزادی حاصل ہے

حکومت پاکستان کی رواداری اور حسن سلوک پر اظہار تشکر

چاٹگام ۶ جولائی:۔ چاٹگام کے بدھوں کی انجمن کے صدر نے ایک بیان میں حکومت پاکستان کی رواداری اور حسن سلوک کی بہت تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں بدھوں کو ہر قسم کی مذہبی سماجی اور شخصی آزادی حاصل ہے۔ نیز عوام بھی ان کے ساتھ برادرانہ سلوک روا رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی بعض خبروں کا ذکر کرتے ہوئے جن میں یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ بدھوں کو پاکستان میں ہر طرح سے پریشان کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا یہ خبریں بے بنیاد ہی نہیں۔ بلکہ سراسر شر انگیز بھی ہیں۔

میاں عبد الباری نے مشیروں کے تقرر کے متعلق آخری فیصلہ کر لیا!

لاہور ۶ جولائی:۔ میاں عبد الباری صدر صوبائی مسلم لیگ مغربی پنجاب نے گورنر کے مشیر تجویز کرنے کے سلسلے میں ناموں کی فہرست کو آخری صورت دے لی ہے۔ اس فہرست میں صرف پانچ نام ہیں۔ میاں عبد الباری اس فہرست کو وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان کی خدمت میں آخری منظوری کے لئے پیش کریں گے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر وہ کل صبح لاہور سے کراچی جا رہے ہیں۔

فرانسس موڈی کی ظفر اللہ خان سے ملاقات

مری ۶ جولائی:۔ کل یہاں مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کی۔ نیز انہوں نے بے روزگاری کی تحقیقاتی کمیٹی کے اجلاس کی بھی صدارت فرمائی۔

مسلمان زائرین کی جماعت پانی پت روانہ ہو گئی

لاہور ۶ جولائی۔ آج صبح ۴۲ مسلمان زائرین کا ایک وفد سید ابو طاہر جعفری کی سرکردگی میں لاہور سے پانی پت روانہ ہو گیا۔ زائرین واگہ کے مقام پر پاکستان اور ہندوستان کی درمیانی سرحد کو عبور کر کے ہندوستانی علاقے میں داخل ہوئے جہاں ہندوستانی حکومت کے بعض مقامی افسران نے ان کا استقبال کیا۔ زائرین یوم تک حضرت بو علی شاہ قلندر رح کے عرس کے سلسلے میں پانی پت میں قیام کریں گے انہیں اپنی خورد و نوش کے جملہ انتظامات خود کرنے پڑیں گے یاد رہے آج سے ایک ماہ قبل سکھ یاتریوں کا ایک جتھا جب لاہور آیا تھا۔ تو حکومت مغربی پنجاب نے ان کے راشن وغیرہ کا خود انتظام کیا تھا۔

جاپان میں تیس ہزار مزدوروں کی برطرفی

ٹوکیو ۶ جولائی:۔ جاپان میں جن بتیس ہزار ریلوے مزدوروں کو ملازمت سے سبکدوشی کا نوٹس دیا گیا تھا۔ آج ان کی برطرفی کا کام مکمل ہو جائے گا علاوہ ازیں ۶۵ ہزار مزدوروں کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں جنہیں اس مہینے کے آخر تک برطرف کر دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ مزدور ان جنگی قیدیوں سے جا ملے ہیں جو حال ہی میں روس سے واپس آئے ہیں نیز انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ برطرفی کے یہ تمام نوٹس واپس لئے جائیں۔

چیانگ کائی شک پھر کمان سنبھال لیں گے

کنٹن ۶ جولائی۔ مارشل چیانگ کائی شک نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب وہ دوبارہ نیشنلسٹ فوجوں کی کمان سنبھال لیں گے انہوں نے کل امریکی اخبار ورلڈ ٹیلی گرام نمائندے کو ایک ملاقات کے دوران میں بتایا۔ کہ انہوں نے چین کو کمیونسٹوں سے واپس لینے کا ایک پروگرام بنا لیا ہے۔ جس کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لینے کیلئے وہ عنقریب فارموسا سے کنٹن جائیں گے۔

”سفینہ“ کا معاملہ پریس ایڈوائزری کمیٹی کے نوٹس میں لایا گیا تھا

صوبائی حکومت کے ترجمان کا تردیدی بیان

لاہور ۶ جولائی:۔ حکومت مغربی پنجاب کے ایک ترجمان۔ نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ روزنامہ سفینہ کیخلاف تعزیری کارروائی کرنے سے پہلے یہ معاملہ صوبائی پریس ایڈوائزری کمیٹی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ ترجمان نے کہا ہے اس اخبار کی قابل اعتراض روش کے پیش نظر اس کا معاملہ پچھلے مہینے کی ۵ تاریخ کو پریس ایڈوائزری کمیٹی کے نوٹس میں لایا گیا تھا اور ایک مضمون کا حوالہ بھی دیا گیا تھا۔ پریس ایڈوائزری کمیٹی کو بہت سوچ بچار کا موقع دینے کے لئے کافی مدت انتظار کیا گیا۔ لیکن اس دوران میں اخبار مذکور کا انتشار پھیلانے والا پروپیگنڈا بڑھتا چلا گیا۔ اندریں صورت حکومت نے اخبار کو زیادہ مہلت دینا مناسب نہ سمجھتے ہوئے اس کے خلاف بالآخر تعزیری کارروائی کے احکام صادر کر دیئے۔

کراچی ۶ جولائی روس کا تجارتی وفد ماسکو سے کل کراچی پہنچ جائے گا۔

پاکستان کے ساتھ تعلقات کے بارے میں موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کی جائے

حکومت افغانستان سے جلال آباد کے باشندوں کا مطالبہ

جلال آباد ۶ جولائی:۔ جلال آباد کے باشندوں نے جمعہ کے روز ایک اجتماع میں کشمیر کی لڑائی کو مقدس جنگ قرار دیتے ہوئے تہ دل سے اظہار کیا کہ وہ مظلوم کشمیریوں کی سر توڑ مدد کریں گے۔ اس موقعہ پر غازی امیر خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں پٹھان ہوں۔ لیکن ساتھ ہی میں مسلمان بھی ہوں میری قومیت مجھ کو ان فرائض کی ادائیگی سے نہیں روک سکتی۔ جو بحیثیت مسلمان ہونے کے مجھ پر عائد ہوتے ہیں۔ میں افغانستان کا وفادار شہری ہونے کی حیثیت میں اپنی حکومت سے کہوں گا۔ کہ وہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کے بارے میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے کیونکہ اگر کشمیر میں جنگ چھڑ گئی۔ تو پھر افغانستان کے عوام بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے

جکارتا ۶ جولائی۔ جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو اور وزیر اعظم محمد حتّٰی ۶ ماہ کی غیر حاضری کے بعد آج جوگجاکارتا میں واپس آ گئے۔ شہر میں آپ کا نہایت پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

نواب محمد دین صاحب کا افسوسناک انتقال

لاہور ۶ جولائی:۔ جماعت میں یہ خبر انتہائی افسوس اور رنج کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خان بہادر چوہدری نواب محمد دین صاحب کا کل بروز منگل کوہ مری میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نواب صاحب تبدیلی آب وہوا کی غرض سے کوہ مری تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ کہ وہاں اچانک انتقال ہو گیا مرحوم کو کچھ عرصہ سے دل کی تکلیف تھی۔ اور گو عام صحت خدا کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ حرکت قلب کے بند ہونے سے وفات واقع ہوئی ہے۔ نواب صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک نہایت مخلص اور ممتاز بزرگ تھے۔ اور باوجود پیرانہ سالی کے سلسلہ کے کاموں میں نوجوانوں سے بڑھ چڑھ کر شوق اور مستعدی کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ ان کی وفات یقیناً جماعت کا ایک بھاری نقصان ہے۔ اور ہمیں ان کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں اور دیگر عزیزوں کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ (ادارہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ایسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رمضان المبارک کی قدر پہچانو اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو!

خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد!

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

کوئٹہ یکم جولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ انسان دن بھر مختلف دنیوی کاموں میں لگا رہتا ہے اور یہ اشغال اس کی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹائے رکھتے ہیں جس سے انسان کے اندر ایک قسم کا زہر پیدا ہوتا اور دل پر ایک قسم کا زنگ لگتا رہتا ہے۔ اس زنگ اور زہر کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے دن میں پانچ نمازیں مقرر کر دی ہیں۔ مگر کئی زہر ایسے ہوتے ہیں جن کا حصہ انسان کے اندر باقی رہتا ہے۔ وہ انسان کو نقصان نہیں پہنچاتا لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ طبیب ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے۔ اس قسم کے زہروں کو نکالنے کے لئے ہمارے روحانی طبیب یعنی خدا تعالیٰ نے سال بھر میں رمضان کا ایک مہینہ رکھ دیا ہے۔

جس طرح طبیب کی ہدایت کے مطابق مریض کا فاقے کاٹنا یا تلخ دواؤں کا استعمال کرنا اس کا طبیب پر احسان نہیں ہوتا بلکہ معالج کا مریض پر احسان ہوتا ہے اسی طرح ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں روحانی گندوں کے دور کرنے کے لئے موقعہ بہم پہنچایا۔ ہمارا بھوکا رہنا ہماری باقی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر ایک شخص رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں تو اس کے اندر دو سال کا زہر جمع ہو جائے گا جس کا نکالنا مشکل ہوگا۔ اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا اور اس کے اندر ایسی سختی اور دوری پیدا ہو جائے گی کہ خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اُسے بھی نہیں پہچان سکے گا۔

پس ہمیں اس مہینہ کی قدر پہچاننی چاہیئے اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے جو اندر ہی اندر جمع ہو ہو کر ہماری زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔

مکرم مولوی صدر الدین صاحب مبلغ ایران کے والد محترم کا انتقال

چنیوٹ سے عبد المنان صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل واقف زندگی مبلغ ایران کے والد محترم وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہمیں اس صدمہ میں مکرم مولوی صدر الدین صاحب اور دیگر تمام پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

اِلیٰ حضرت مولانا امیر المومنین ایدہ اللہ

من مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مبلغ اسلام

عَلَیْکُمْ سلام اللہ یا ذا الفضائلِ ۔۔۔ و یا ذا المعالی والنُّہیٰ والشمائلِ

و یا خیر من فوق البسیطۃ کلہا ۔۔۔ و أعظم حدٍّ بین حقٍّ و باطلِ

" امام ھمامٌ مظہر الحق و العُلا " ۔۔۔ و منجی الاساریٰ مِن قیود الغوائلِ

کفی الھندَ فخراً جاء فیہا مسیحنا ۔۔۔ و مصلحنا المحمودُ ماحی الرذائلِ

طلعت طلوع البدر فی لیلۃ الدُّجیٰ ۔۔۔ فنوّرتنا بطلوعاتٍ المتکاملِ

کلامک یا شمس العلوم حلاوۃً ۔۔۔ یفوق کلام الاولیاء الأوائلِ

فمن کان لا یاتیک سمعاً و طاعۃً ۔۔۔ فذاک لعمری جاھلٌ غیر عاقلِ

و کم لک یا علم الھدیٰ من معاجزٍ ۔۔۔ و کم کتب مملوءۃٍ بالدلائلِ

و کم خطبۃٍ فیہا شفاءٌ و رحمۃٌ ۔۔۔ و کم آیۃٍ برھنتہا فی المحافلِ

و کم نبإٍ نُبِّئتَہٗ قبل وقوعہٖ ۔۔۔ و کم لک من شعرٍ بلیغٍ و کاملِ

لقد ضلّ سعیاً کل باغٍ و معتدٍ ۔۔۔ علیک و عرّض نفسہ للغوائلِ

و کم عالم لا یستفید بعلمہٖ ۔۔۔ و کم جاھل یأبی فضیلۃ فاضلِ

و ما انت الا جُنّۃٌ لسیوفنا ۔۔۔ نقاتل خلفک اھل شرکٍ و باطلِ

لقد جاء ذکرک فی حدیث محمدٍ ۔۔۔ و فی الصحف الاولیٰ التی للأوائلِ

و فی وحی احمد جاء انک نازلٌ ۔۔۔ بفضلٍ و نورٍ ساطعٍ غیرُ زائلِ

فہا قد نزلت بکل شأنک سیدی ۔۔۔ فأھلاً و سھلاً بالامام الکاملِ

-:-:-

الٰہی الٰہی ذد مقام امامنا ۔۔۔ و زدہ الٰہی فی العُلیٰ و الفضائلِ

و بارکہ وارفعہ و طوّل بقائہ ۔۔۔ کنجم منیر طالعٍ غیر آفلِ

و زد حبّہٗ یا ربّنا فی قلوبنا ۔۔۔ و ایّاہ و ایّد ذکرہ فی المحافلِ

و طھّر شعائرک المقدسۃ التی ۔۔۔ قد احتلّہا ظلماً اضلُّ القبائلِ

لقد افسدوھا و استباحوا عقائدنا ۔۔۔ بسیف و سھمٍ و القنا و القنابلِ

فاخرجھم یا ربّ مِن ارض احمدٍ ۔۔۔ و لو باشتباکاتِ السیوف الصیاقلِ

و الّا کاصحاب الفیل أرسل علیہم ۔۔۔ ابابیل طیرٍ بالحصیٰ و الجنادلِ

الدیک یا سیدی أن اذودکم

و اھلی و قومی للشھور القلائلِ

و ما لی بعد اللہ ای وسیلۃ

سواک انت الیوم خیر الوسائلِ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کرے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

روزنامہ الفضل لاہور
۷ رجولائی ۱۹۴۹ء

نئی اقوام میں تبلیغ اسلام

ہم شروع ہی سے مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے متعلق آواز بلند کرتے رہے ہیں اور مسلمانوں کو اس نہایت اہم فریضہ کی طرف متوجہ کرتے چلے آئے ہیں۔ ہماری یہ آواز اگرچہ آج تک صدا بصحرا ہی ثابت ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے چونکا دینے کے لئے کما حقہ مؤثر ثابت نہیں ہوئی لیکن الحمدللہ کہ آخر بعض دردمند دلوں میں اس آواز سے کسی قدر کسمساہٹ کے آثار پیدا ہوتے نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ ہم اسکے ثبوت میں نہایت خوشی کے ساتھ ہفت روزہ "کوثر" سے سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کے ایک مقالہ "نیا خون" سے بعض مندرجہ ذیل اقتباس درج کرتے ہیں۔

"عام طور پر مسلمانوں نے فتح و تسخیر کے ان میدانوں کی طرف سے آنکھیں بند کرلی ہیں۔ جہاں سے ان کو ہمیشہ زندگی کا ابلتا ہوا اور جوش مارتا ہوا خون تازہ دم دماغ۔ دردمند و پرسوز دل اور متحرک و برق وش جسم ملتے رہے۔ مسلمان روز بروز ان میدانوں سے مایوس ہوتے جارہے ہیں۔ اور قدیم مسلمانوں کے سوا کسی طرف توجہ نہیں کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا راس المال اور اصل پونجی یہی ہے۔ اور اس کو کسی حال میں تلف نہیں ہونے دینا چاہیئے لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ جس سرمایہ میں اضافہ اور جس پونجی میں نئی آمدنی نہ ہو۔ وہ ایک دن ختم ہو جائے گی۔ ہمیں اس سرمایہ میں اضافہ اور نئی آمدنی کے اسباب و وسائل پر ضرور غور کرتے رہنا چاہیئے پرانے خاندانوں اور نسلوں میں افسردگی اور بوسیدگی اور اسلام کی دوبارہ ترقی اور عروج سے ناامیدی بڑھتی جارہی ہے۔ اعصاب شل ہوتے جارہے ہیں اعضا مضمحل ہوتے جارہے ہیں۔ قلب روز بروز ضعیف اور دماغ مفلوج ہو رہا ہے۔ کوئی دینی پیغام کوئی دینی تحریک کوئی درد و اخلاص اور کوئی علم و حکمت کوئی شاعری اور خطابت اس گروہ میں زندگی پیدا نہیں کر رہی ہے

جو چیزیں قوموں میں جنون کی لہر اور موت کا عشق پیدا کر دیتی ہیں۔ وہ ان مسلمانوں کو چونکانے سے بھی قاصر ہیں۔ بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو دین سے اور دین کی اپیل سے دین کی اصطلاحوں سے دین کے انعامات سے دین کی ترغیبات سے کوئی مناسبت اور ان میں اس کے لئے کوئی کشش نہیں رہی۔ آخرت خارج از بحث چیز ہے۔ جنت و دوزخ بے معنی الفاظ ہیں۔ ان پر دنیا طلبی اور زمانہ سازی کا طلسم قائم ہے انک لاتسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء ان کا حال ہی بہت سے لوگوں کی عملی صلاحیت تک محدود ہے۔ فطری طور پر اور نسلی اثرات صدیوں کے جمود و بےعملی کی وجہ سے ان کے قویٰ میں اضمحلال اور طبیعت میں صد درجہ افسردگی اور برودت ہے۔ وہ زندگی کی کشمکش میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اور اسلام کے لئے قربانی اور جد وجہد سے قاصر ہیں۔ ایسی حالت میں اگر اسلام کی [illegible] انہی سست عناصر اقوام و افراد کے ساتھ وابستہ کر دی جائے۔ اور ساری کوشش انہی پر منحصر کر دی جائے۔ تو یہ مستقبل کے لئے بڑا خطرہ ہے۔ ضرورت ہے کہ ان قدیم اسلام اقوام اور خاندانوں کے دین کی پوری حفاظت اور اس کے لئے انتہائی جد وجہد کے ساتھ نئے نئے میدانوں کی طرف بھی رخ کیا جائے۔ اور اسلام کی دعوت کو وہاں تک پہونچایا جائے۔ جس دین نے ناامیدی اور مایوسی کی حالت میں تاتاریوں اور عثمانی ترکوں کو اسلام کا علمبردار اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وفادار بنایا۔ اور جو ہمیشہ دنیا کے صنم خانوں سے کعبہ کے لئے پاسبان مہیا کرتا ہے۔ کیا اب اپنے حریفوں میں سے حلیف اور دین فطرت کا حلقہ بگوش نہیں بنا سکتا؟ ہم جب تک اس کی منظم اور پرزور کوشش نہ کرلیں۔ ہم کو مایوس ہونے اور اسکے خلاف رائے قائم کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اسلام کو اس وقت نئے خون نئی امنگوں نئے دعوے اور نئے جوش عمل اور جذبہ قربانی کی ضرورت ہے۔ یہ نیا خون نیا جوش اور جذبہ قربانی بہت سی جگہ موجود ہے لیکن پست مقاصد اور غلط میدانوں میں صرف ہو رہا ہے۔ جو چیز اسلام کے کام نہیں آرہی ہے۔ وہ صرف ضائع نہیں ہو رہی ہے۔ بلکہ دنیا کی تباہی کا باعث ہو رہی ہے۔ اسلام کی دعوت ابھی ان گوشوں میں نہیں پہنچی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کو ان قوموں اور طبقوں تک پہنچا کر اسلام کی طاقت اور ایمان کی ان کیفیات کا تماشا دیکھیں۔ جو ہمیں اسلام کی تاریخ میں نومسلموں میں اسلام کی طاقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت وامامت عالم پر اس درجہ کا یقین ذات نبوی کے ساتھ وہ عشق وہ شیفتگی اور اسلام کی برتری کے لئے ایسی جد وجہد و سرفروشی دیکھنے میں آئیگی جس کے سامنے ہم پشتینی مسلمانوں کو شرم آئے گی۔ اور جس کی نظیر صدیوں سے دیکھنے ہی میں نہیں آئی ہوگی"۔ (کوثر ۱۱ رجولائی ۱۹۴۹ء)

مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں ہر طریقہ سے اس اہم ترین کام کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ نہ صرف یہ کہ آپ کو سب سے بڑی آرزو یہی تھی۔ کہ آپ مغرب کے فلسفہ زدہ لوگوں کو اسلامی فلسفہ و حکمت سے آشنا کریں۔ بلکہ آپ نے اپنی زندگی ہی میں اپنی اس آرزو کو عملی جامہ پہنانے کی بنیاد رکھدی تھی۔ اور اس کا نتیجہ ہے۔ کہ آج دنیا میں مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ جو اس ضمن میں جماعت احمدیہ کے برابر تو کجا۔ اس سے پاسنگ کام بھی دکھا سکتی ہو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم الشان مقصد جہاں ایک طرف قدیم اور نسلی مسلمانوں کو صحیح اسلام پر عامل بنانا ہے۔ تو دوسری طرف اسلام کی برادری میں ان نئی اقوام کو داخل بھی کرنا ہے۔ جو ابھی تک اسلام سے ناآشنا یا نفور چلی آئی ہیں۔ الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ آپ کے اس مقصد کی تکمیل کے لئے حتی الوسع کوشش کر رہی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں تقریباً تمام دنیا میں تبلیغی مشنوں کا ایک وسیع جال پھیلا دیا ہے۔ جو اگرچہ ابھی تک ابتدائی مشکلات سے کشمکش میں مصروف ہیں۔ لیکن پھر بھی اس وقت تک جو نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ وہ نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ اور ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے مصداق ہیں۔ جماعت احمدیہ کے یہ مشن خدا تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف ایشیا اور افریقہ میں بلکہ شمالی اور جنوبی امریکہ۔ یورپ کے اکثر ممالک اور جزائر میں اپنا کام آہستہ آہستہ مگر یقینی ترقی کی رفتار سے کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ صرف ایک مغربی افریقہ ہی میں پچاس ہزار بت پرستوں کو حلقہ بگوش اسلام کر چکی ہے۔ اور وہ بھی بڑے بڑے مالدار اور باوسیلے عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں اور باوجود اس کے کہ حکومتیں عیسائیوں کی مدد کرتی رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے غریب اور نادار مبلغوں نے یہاں کئی اہم مقامات سے پادریوں کے اڈے اٹھوا دیئے ہیں۔ پھر جماعت احمدیہ نے اکثر یورپی اور دیگر غیر مسلم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی لٹریچر بھی کثیر مقدار میں شائع کرکے پھیلایا ہے۔ اور روز بروز بفضل خدا اس کا حلقہ تبلیغ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور یورپ اور امریکہ کے لوگوں کے دلوں میں جو اسلام کے خلاف تعصب ہے۔ وہ رفتہ رفتہ دور ہو رہا ہے۔

ہمیں خوشی ہے۔ کہ ہمارے بار بار جھنجھوڑنے سے دوسرے مسلمانوں کے دلوں میں بھی اس کا کچھ احساس پیدا ہوا ہے۔ اور اگر یہ احساس سیاسی دھاندلی کی وجہ سے گہوارہ ہی میں جاں بحق نہ ہوگیا۔ جو اس وقت بعض برخود غلط مسلمانوں نے سیاسی اسلام کے نام سے مچا رکھی ہے۔ تو امید کرنی چاہیئے۔ کہ شاید مسلمان اپنے اس اہم فریضہ کی طرف خاطر خواہ اور کما حقہ توجہ کرنے لگیں۔ اس ضمن میں ہم آخر میں صرف اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مغربی دشمنان اسلام یورپ اور مغرب میں اسلام کے خلاف جو پراپیگنڈا کا میابی سے کر رہے ہیں۔ وہ زیادہ تر اس غلط نظریہ جبر پر مبنی ہے۔ جو افسوس ہے۔ کہ اس زمانے کے سیاسی ملا اسلام سے منسوب کرنا فخر و مباہات سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی غیر ذمہ دارانہ تحریروں سے گویا ایک قومی شہادت دشمنوں کے حق میں پیش کر دی ہے کہ اسلام واقعی تلوار کا مرہون منت ہے۔ ورنہ اس میں کوئی ذاتی کشش نہیں۔ اور اسلامی نظام بھی اشتراکی اور فاشی نظاموں کی طرح جبر ہی سے قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگر مسلمان اسلام کے ایسے خلاف قرآن نظریات لیکر غیر اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے نکلیں گے۔ تو یقیناً وہ بجائے فائدہ کے سخت نقصان پہنچائیں گے۔ اور بجائے اس کے کہ اغیار اسلام کی طرف کھنچیں۔ اس سے الٹا نفور ہوں گے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام ایک زندہ دین ہے۔ کیونکہ اسکی کتاب زندہ کتاب۔ اس کا رسول زندہ رسول اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ اس لئے وہ ادیان باطلہ کو روحانیت کے محاذ پر ہی شکست فاش دے سکتا ہے۔ اس وقت دنیا روحانیت یعنی آسمانی پانی کی پیاسی ہے۔ اگر آپ کے پاس وہ پانی موجود ہے۔ تو بے تحاشا نکل پڑیئے۔ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ ورنہ سیاسی اور فلسفیانہ نظریات تو ہزاروں فضا میں لہرا رہے ہیں۔ دنیا کی تمام اقوام اس وقت ایک صحیح اور زندہ مذہب کی تلاش میں ہیں۔ وہ محض خیالاتی جنگوں سے اکتا چکی ہوئی ہیں۔ وہ ایسا مذہب چاہتی ہیں۔ جو ان کی مصنوعی زندگی کو حقیقت سے آشنا کردے۔ وہ کسی خیالی اور اعتقادی خدا کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بلکہ روحانیت کے براہ راست تجربہ کی خواہشمند ہیں۔

تربیت اولاد اور قرآن کریم

(۲)

(از مکرم ملک مولا بخش صاحب سیالکوٹ)

پس پہلا قدم بچے کی تربیت کا یہ ہے۔ کہ اسکو غلط راستوں سے بچایا جاوے۔ برے ماحول اور گمراہ کرنے والے ہمجولیوں سے الگ رکھا جاوے۔ اور گمراہ کن باتوں قصوں۔ کہانیوں اور مناظر سے اسکی حفاظت کی جاوے۔ جھوٹ اور مبالغہ اور بہانہ بازی نہ کبھی اس سے یا اس کے سامنے کی جاوے۔ اور نہ اسے کرنے دی جاوے۔ اس سے غلط وعدے نہ کئے جائیں۔ نہ ڈرایا جاوے۔ اس کو افراط کی تمام راہوں سے بچایا جاوے۔ اور اس کے رجحانات کو بے لگام نہ ہونے دیا جاوے۔ تاکہ وہ ان معنوں میں ضال نہ بن جاوے۔ جو تباہی کی راہ پر چلنے کا نام ہے۔ پھر جب بچہ ذرا بڑا ہو جاوے۔ تو دوسرا قدم یہ ہے۔ کہ اسکو مغضوب بننے سے بچایا جاوے۔ جو قابل سزا فعل ہوں۔ ان کو کرنے سے روکا جاوے۔ مثلاً دیکھا گیا ہے۔ کہ بچہ اگر چھوٹی چھوٹی چیزیں جن کا تعلق کھانے پینے یا کھیلنے سے ہو۔ چوری کرے۔ تو والدین اس کو روکتے نہیں۔ بلکہ یہ کہہ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ ابھی بچہ ہے۔ اس کو کیا سمجھ ہے۔ بلکہ بعض اوقات والدین خود اس میں امداد کرتے ہیں۔ مثلاً کسی درخت سے جس پر ان کا حق اور اختیار نہ ہو۔ پھل اتار کر دے دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی دیکھ لے۔ تو نہایت بے پرواہی سے کہہ دیتے ہیں، کہ بچے نے مانگا تھا۔ اسے دے دیا ہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ ظالم نہیں جانتے۔ کہ وہ اپنے بچے میں ایک جرم کا رجحان پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس سے محبت نہیں کر رہے۔ بلکہ اس پر ظلم کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ قصہ اکثر دوستوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ایک جوان آدمی نے پھانسی پر چڑھتے وقت یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ مجھے اپنی ماں سے ایک بات کان میں کرنے دی جاوے لیکن جب ماں بڑی محبت سے آگے بڑھی۔ تو اس نے دانتوں سے اس کا کان کاٹ لیا۔ جب اس حرکت کی وجہ پوچھی گئی۔ تو بتلایا کہ میرے آج تختہ دار پر جان دینے کا باعث میری ماں ہی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب میں چھوٹی چھوٹی چیزیں چرا لایا کرتا تھا۔ تو یہ مجھ کو منع نہیں کرتی تھی۔ بلکہ خوش ہوتی تھی۔ اس سے میں رفتہ رفتہ چور اور ڈاکو اور قاتل بن گیا۔ جس کے نتیجہ میں آج مجھے پھانسی دیا جا رہا ہے۔ اگر یہ ابتداء میں ہی مجھکو روک دیتی۔ تو یہ موقعہ نہ آتا۔ اسی طرح بھائی بہنوں سے اور دوسرے بچوں سے لڑنے سے روکنا چاہیئے۔ اور اس میں ان کی بے جا حمایت نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کو سمجھانا چاہیئے۔ کہ ایسا کرنا درست نہیں۔

تیسرا قدم یہ ہے۔ کہ بچہ جب اچھی طرح سن تمیز کو پہنچ جاوے۔ تو اس کو صراط مستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی تعلیم اپنے قول اور فعل سے دی جاوے۔ اس کو شریعت کے موٹے موٹے اصول بتائے جائیں۔ اللہ اور بندے کا رشتہ۔ نبیوں کا مقام۔ ان کے بنی نوع پر احسان اور دعا اور عبادت کے طریقے رفتہ رفتہ سب سمجھائے جائیں۔ اور ایسی کہانیاں سنائی جاویں۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھنے کو دی جاویں۔ جن میں انبیاء۔ صدیقوں۔ شہیدوں کے حالات درج ہوں۔ اور ان کے ایمان کے حالات اور اللہ کی راہ پر چلنے سے جو تکالیف ان کو اٹھانی پڑی ہوں۔ اور ان کے حالات بتلائے جائیں۔ نیز بتلایا جائے۔ کہ برے لوگوں نے جو مغضوب اور ضال تھے۔ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ انہوں نے بالمقابل کیا کیا۔ کس طرح وہ تمام مشکلات اور تکالیف صبر اور استقلال سے برداشت کرتے ہوئے ان پر قائم رہے۔ اور انجام کار حق کی کس طرح فتح ہوئی۔ مخالفوں کی ابتدائی کامیابیاں اور تعلیاں بھی بتلائی جاویں۔ کہ کس طرح انہوں نے سمجھا۔ کہ ہم حق کو مات کر دیں گے مگر انجام کیا ہوا۔ اور نصیحت کی جاوے۔ کہ یہ مشکلات صرف پچھلے لوگوں کے لئے ہی نہ تھیں۔ بلکہ اب بھی جو شخص ان لوگوں کی نیک راہوں پر چلنا چاہتا ہو۔ اور ان پر ضرور چلنا چاہیئے۔ تو اس کو بھی انہی تکلیف دہ اور پرخار راستوں میں سے ہو کر گذرنا پڑیگا۔ اور انجام کے لحاظ سے یہ وہ راستے ہیں۔ جو اختیار کرنے چاہئیں۔ اور عارضی آراموں اور خوشیوں کی پرواہ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ بتانا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں سے اللہ تعالے خوش ہوتا ہے۔ اور ان کو انعامات دیتا ہے۔ یہ منعم علیہ لوگ ہیں۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ ان میں سے بنے۔ اور اللہ کے انعاموں کا وارث ہو۔

صراط مستقیم ہی جو منعم علیہ لوگوں کی راہ ہے انسان کی زندگی کی غرض ہے۔ انسان کو ساری عمر بلکہ زندگی مابعد الموت میں بھی باریک در باریک صراط مستقیم کے مدارج پر چلنے کی ضرورت ہے۔ اور یہی اسکی کامیابی ہے۔ اس جگہ بعض بے وقوف لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن اور اسلام انسان کو محض ایک راستہ پر ہی چلاتا ہے۔ منزل مقصود پر نہیں پہنچاتا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی ساری عمر صراط مستقیم ہی مانگتے رہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ منزل مقصود پر نہیں پہنچے۔ ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ خود لا انتہا ہے۔ ویسا ہی اس کے وصال کی راہیں بھی لا انتہا ہیں۔ پھر لا انتہاء کو ان معنوں میں تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ کہ آگے راہ ختم ہو جاوے جوں جوں آگے چلو۔ اور اور باریک در باریک پہلو صراط مستقیم کے روشن ہوتے جاتے ہیں۔ اور اس طرح انسان کی ترقی کی کوئی حد بندی نہیں رہتی۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لا انتہا ترقی کے لئے بنایا گیا ہے۔

اس موقعہ پر میں وہ مثال بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس میں ایک ہمہ اوست کے عقیدہ والے نے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سے سوال کیا۔ کہ آپ یہ بتائیں کہ جب دریا میں جائیں تو کشتی کی ضرورت ہے لیکن جب دریا کے کنارے پر پہنچ جائیں۔ تو کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ کشتی کو چھوڑ دیا جاوے۔ کیا اس وقت کشتی میں بیٹھے رہنا بیوقوفی نہ ہوگی۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ جب انسان اللہ کو پالے۔ تو پھر عبادت اس کے لئے ضروری نہیں رہتی۔ اس لئے بعض اسی قسم کے صوفی عبادات سے اپنے تئیں مستغنی سمجھتے ہیں۔ اور نماز وغیرہ کا اپنے تئیں مکلف نہیں سمجھتے۔ بلکہ معمولی صوفی کہلانے والے بھی اس دھوکہ میں پڑ کر کہ وہ خدا کو پہنچ گئے ہیں۔ عبادات ترک کر دیتے ہیں۔ اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے جواب دیا۔ ہاں اگر دریا ایسا ہے۔ جس کے دوسرے کنارے پر پہنچ سکتے ہیں۔ تو یہ درست ہے لیکن اگر دریا ہی ایسا ہو۔ جو ناپیدا کنار ہو۔ تو پھر جہاں اترو گے۔ وہاں ہی ڈوب جاؤ گے۔ یہ ظالم اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جن کو یہ اپنے کو اپنا سردار اور ہادی تسلیم کرتے ہیں، ابھی خدا سے نہ ملے تھے۔ جو وہ تادم مرگ نمازیں پڑھتے رہے۔ اور کیا ان صوفیوں کو ایسا وصال الہیٰ حاصل ہو گیا۔ کہ یہ تکالیف شرعیہ سے مستغنی ہو گئے۔ نعوذ باللہ منہا۔

اس کے بعد قول فعل۔ وعظ اور کتب اور قرآن کریم کے مطالعہ اور بیان سے حسب حیثیت ہر جوان اور بڑے کو منعم علیہم کے حالات پر غور کرنا ہے۔ کہ وہ کیا ہیں۔ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین اس کی معکوس ترتیب سے یہ ہیں۔ صالحین۔ شہداء صدیق۔ انبیاء یہی ترقی انسانی کے مدارج ہیں۔ جو ایاک نعبد و ایاک نستعین کے ذریعہ ملتے ہیں۔ اگرچہ آیت میں ایاک نعبد پہلے ہے۔ اور ایاک نستعین پیچھے۔ مگر جس ترتیب سے یہ بیان کیا جا رہا ہے۔ ایاک نستعین پہلے اور ایاک نعبد پیچھے آتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ ہر مدعا کے حصول کے لئے انسان کو پہلے جو کچھ کرنا چاہیئے وہ یہی سنت صالحین ہے۔ کہ ہر تدبیر سے پہلے دعا کرتے ہیں۔ اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔ چنانچہ کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ کہ قبل اس کے کہ تم کسی کام کے متعلق تدبیر کرو۔ تم اپنے گھر کے دروازہ بند کرو اور احکم الحاکمین خدا کے آگے جھک جاؤ۔ اور دعا کرو۔ کہ اے اللہ میں عاجز ہوں۔ تو میری مدد فرما۔ اور اس یقین سے دعا کرو۔ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور پھر تدبیر میں لگ جاؤ۔ (ملخصاً و اختصاراً)

الغرض بچے کو اللہ تعالے سے مدد مانگنے اور ہر کام میں اسکی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دو۔ اور عادت ڈالو۔ اور اسکو مختلف مواقع کے لئے جو دعائیں قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مانگی ہیں۔ وہ یاد کراؤ۔ اور اس کے معنی اور مطلب سمجھاؤ۔ اور پھر بتلاؤ کہ ایاک نعبد کے معنی یہی ہیں۔ کہ جس کام کو کرنا ہے۔ وہ رضائے الہیٰ کے لئے ہو۔ کیونکہ عبد کا کام ہے۔ کہ اپنے مالک کی رضا کے لئے ہی کوئی کام کرے۔ اور پھر اس میں اپنی تمام خداداد قوتوں کو لگا دے۔ اس مقام پر پہنچکر انسان ترقی کا اہل بن جاتا ہے۔ اور وہ اوپر آنیوالی صفات الہیہ کا حصہ دار بن جاتا ہے۔ پہلی صفت اس ترتیب سے ان میں سے مالک یوم الدین ہے۔ جس کے معنی ہیں جزا اور سزا کا مالک۔ جو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ مگر چونکہ مالک ہے۔ کسی حق دار کو اس کے حق سے کم نہیں دیتا۔ مگر اپنی مرضی سے گنہگار کی سزا دہی سے تجاوز بھی کر سکتا ہے۔ مالک یوم الدین کے معنی یہی ہیں۔

زیر تربیت انسان کو چاہیئے۔ کہ منعم علیہم کی راہ پر چلنے کے لئے سب سے انصاف کرے۔ باپ ماں بیٹے سے۔ بیٹا باپ ماں سے۔ حاکم اور افسر رعیت اور ماتحت سے۔ ماتحت افسر سے۔ آقا خادم سے خادم آقا سے اور سب سے بڑھ کر بندہ اپنے خالق و مالک سے انصاف کرے۔ شرک نہ کرے۔ اس کا مقام کسی دوسرے کو نہ دے حتیٰ کہ بچہ کھیل میں بھی انصاف کرے۔ فریق مقابل سے جھوٹ فریب نہ کرے۔ اس کا حق نہ مارے۔ اسکی بے شمار مثالیں ہیں۔ دراصل ہر کام کرنے میں افراط اور تفریط اور غلطی کی راہ سے بچنا انصاف ہے۔ اسکی خوب مشق کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر انسان نہ صالح بنتا ہے۔ اور نہ مزید کی راہوں پر گامزن ہو سکتا ہے۔ صالح ہی ترقی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ چنانچہ دوسرے مقام اللہ تعالے نے قرآن کریم میں انسان کو جو حکم دیا۔ ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان و ایتآء ذی القربیٰ میں جو مقام عدل ہے۔ وہ صرف مالک یوم الدین کو اپنے اندر پیدا کرنے سے متحقق ہوتا ہے۔ جس کی خوب مشق کرنی چاہیئے۔ اور اس سے انحراف سے ہر موقعہ پر بچنا چاہیئے۔ اگلا قدم احسان ہے۔ جس کی دو اقسام ہیں۔ (۱) وہ احسان جو کسی کی خدمت یا حق سے زیادہ بدلہ دینے سے متحقق ہوتا ہے۔ اور یہ شان رحیمیت ہے اور دوسرا وہ درجہ احسان کا ہے۔ جو بلا مبادلہ یا بغیر کسی کے حق کے کیا جاتا ہے۔ یہ دراصل خدا کی شان رحمانیت ہے۔ مگر ایسا انسانی احسان کو اس کی ذیل میں لیا جا سکتا ہے جس کا بدلہ ظاہر اور فوری اور بلا واسطہ نہ ملے بچے کو کہو۔ یا سالک انسان کو کہو۔ عدل کے مقام کی پوری مشق کر لینے کے بعد ضروری ہے۔

(باقی دیکھو صفحہ پر)

مقدمہ ڈاکخانہ اور رلیا رام وکیل کے حالات زندگی

(از ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور)

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۷ - صفحہ ۲۹۸ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تقریباً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی۔ اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کی رو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا اور قبل اس کے کہ مجھے اس مقدمہ کی کوئی اطلاع ہو رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس کر دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت سے فیصلہ پایا وہ ایک نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آ سکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا۔ اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا اور رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی۔ . . . میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ . . . . . میرے مقابلہ پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو (No-No) کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ . . . . . انجام کار حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سن کر میں کمرہ عدالت سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک انگریز کے مقابلہ پر مجھے فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھے نجات دی . . . ."

اس رلیا رام وکیل کے حالات ہمارے ریکارڈ میں نہیں ہیں۔ خاکسار نے ان سب مخالفین کے حالات جمع کئے ہیں جو کہ مقدمات میں حضور کے مقابل پر آئے۔ رلیا رام وکیل کے حالات عیسائیوں کی ایک پرانی تاریخی کتاب سے لے کر احباب کی دلچسپی کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔

"رلیا رام ۱۸۴۸ء میں پیدا ہوا۔ اس کا والد کھتری تھا اور امرتسر میں دوکانداری کا کام کرتا تھا۔ رلیا رام نے مشن سکول امرتسر میں تعلیم حاصل کی۔ جہاں اس نے کلکتہ یونیورسٹی کا انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔

۲۸ مارچ ۱۸۶۷ء کو پادری ٹاؤن سنڈ سوورز نے اسے بپتسمہ دیا۔ وہ اپنی کل تنخواہ والدین کو دیتا تھا۔ مگر جونہی اس نے بپتسمہ لیا اس کو گھر سے نکال دیا گیا۔ اس وقت اس کی جیب میں بارہ آنے تھے جب اس کے والد نے اس کے عیسائی ہو جانے کا حال سنا تو اس نے فاقہ کشی شروع کر دی حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ اس کی والدہ اس سے چند محلوں کے فاصلہ پر رہتی تھی مگر وہ اس کا نام سننا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ ایک دفعہ وہ اتفاقاً اسے بازار میں مل گئی تو صدمہ سے گھر آ کر اسے بخار ہو گیا۔

۱۸۷۲ء میں رلیا رام نے وکالت کا امتحان پاس کیا اور مقدمات میں سرکاری تحقیقات کے کام پر مقرر ہوا۔ جسے اپل کمیشن کہتے ہیں۔

۱۸۷۷ء میں جب سی۔ ایم۔ ایس۔ سی ٹیو چرچ کونسل قائم ہوئی تو اپنی وفات کے چند ماہ پہلے تک اس کا سیکرٹری رہا۔ اس نے ۲۲ ستمبر ۱۸۹۲ء میں وفات پائی"

(ہسٹری آف سی۔ ایم۔ ایس ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۷۲)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ڈاکخانہ کے مقدمہ کا سن ۱۸۷۷ء درج کیا ہے۔ رلیا رام نے ۱۸۷۲ء میں وکالت پاس کی ہے۔ اور اس کے بعد عرصہ پانچ سال میں ہی اس مقدمہ کا دائر ہونا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔

مومن کا قول اور عمل برابر ہوتا ہے

(از محمد اسمٰعیل صاحب اسلم انسپکٹر تحریک جدید)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنوں کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ۔ کہ مومن اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی رعایت رکھنے والے ہوتے ہیں۔

ان احباب کو جن کے ذمہ تحریک جدید دفتر دوم کے گذشتہ سالوں کا بقایا ہے خاص طور پر متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ اب رمضان کا مبارک مہینہ جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اس مہینہ میں خاص طور سے اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے اور دعاؤں کو کثرت کے ساتھ قبول کرتا ہے اور اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں کے گناہوں کو بخشتا اور ان کی توبہ کو قبول کرتا ہے اس لئے آپ لوگ اس مبارک مہینہ کی برکات اور فیوض سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بقایوں کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بیرونی ممالک میں تبلیغی ضروریات اس بات کی شدت سے متقاضی ہیں کہ ہم ان مجاہدین کو جو کہ مرکز سے ہزاروں میل دور مشکلات اور مصائب و آلام میں سے گذر کر خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا پر قائم کرنے کے لئے اور اسلام اور احمدیت کو پھیلانے کے لئے اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کر کے بیرونی ممالک میں گئے ہوئے ہیں ان کو بر وقت مالی امداد پہنچاتے رہیں۔ تاکہ تبلیغی کاموں میں کسی قسم کی روک واقع نہ ہو۔ اور یہ امر آپ لوگوں کے بقایوں کی جلد ادائیگی پر منحصر ہے۔ اگر آپ نے سستیوں کو ترک کرتے ہوئے اور اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے اپنے بقایوں کو جلد ادا کر دیا تو تبلیغی کام چلتا چلا جائے گا۔ لیکن اگر آپ اس طرف توجہ نہ دیں گے اور تبلیغی کام میں خدانخواستہ کوئی روک پیدا ہو گئی اور دقت پیش آئے گی تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

پس آپ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے اور اپنے اوپر تنگیاں بھی برداشت کر کے جس صدق دل سے وعدے لکھوائے تھے اسی صدق دل سے ان کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی کہ مومن جب ایک وعدہ کر لیتا ہے تو پھر اس کو پورا بھی کرتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ کہ مومن کا وعدہ ایسا ہی ہے جیسے کہ ہتھیلی کا پکڑنا گویا اس نے ادا ہی کر دیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ میں جو کہ الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۴۷ء میں چھپ چکا ہے فرماتے ہیں:۔

"جب منہ سے وعدہ کر لو تو پھر خواہ کچھ ہو اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو"

نیز حضور نے فرمایا۔

"مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو وعدہ کرتا ہے اسے سنجیدگی کے ساتھ سو فی صدی پورا کرتا ہے۔ جو شخص جس قدر پہلے رقم ادا کرتا ہے اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہو۔ پس جس قدر پہلے جمع ہو جائے اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے"

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال خرچ کرنا کبھی بھی انسان کے لئے کمی کا موجب نہیں ہوتا۔ صرف ایمان چاہیئے اور توکل۔ جب یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔

پس چاہیئے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں اور اپنے اوپر تنگیوں کو بھی برداشت کر کے اپنے گذشتہ بقایوں کو صاف کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنے فرائض کو سمجھیں اور بہت جلد اپنے بقایوں اور وعدہ جات سال پنجم کو صاف کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کو حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث بنیں۔ اللّٰھم آمین۔

ولادت

۲۹ جون ۱۹۴۹ء بروز بدھ خداوند کریم نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ درازی عمر کے ساتھ نومولود کا دل خدمت اسلام کے جذبہ سے ہمہ تن منور ہو۔ آمین

ملک عنایت اللہ اسلم
۷۷۵ چوبرجی گورنمنٹ کوارٹرز لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیّت نمبر ۱۱۳۶۷ میں بشارت علیخاں ولد چوہدری دلاور خاں عمر ۶۶ سال سکونتی چک ۱۰۹ ڈاکخانہ گرد ہ کھوڑ پان والہ لائل پور بقائمی ...... آج بتاریخ ۲-۱۰-۸ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں صرف پنشن ۸-۴۵ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ ہوگی۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔

العبد:۔ بشارت علیخاں بقلم خود

گواہ شد: عطا محمد کارکن صدر انجمن احمدیہ پاکستان

گواہ شد:۔ چوہدری خلیل احمد کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان

وصیّت نمبر ۱۱۳۷۱ میں زینب بی بی بیوہ میاں جان محمد صاحب مرحوم ڈاکخانہ شرق پور شیخوپورہ (کھوئیوال) بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱۰-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک صد روپیہ نقد ہے۔ ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اپنی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی نیز اگر علاوہ ازیں میری کوئی اور جائیداد پیدا ہو۔ نیز میرے منزوکہ پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی

الامتہ:۔ زینب بی بی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ محمد شریف فرزند موصیہ مذکور بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۳۷۲ میں میاں محمد شریف ولد جان محمد مرحوم عمر ۳۰ سال ساکن بھوئیوال شرقپور ڈاکخانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۷/۸ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان جس کی قیمت دو صد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد بعد اس کے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حادی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں لیکن ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور میں اگر کوئی روپیہ ایسی رقم کے طور پر داخل خزانہ کر دوں۔ تو اس قدر رقم اسکی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ بقلم خود میاں محمد شریف

گواہ شد: سید ولایت شاہ عفی عنہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ چوہدری اللہ دین بقلم خود

وصیّت نمبر ۱۱۳۷۳ میں سیدہ سلیمہ بیگم بیوہ سید ولی محمد صاحب عمر ۲۲ سال ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۷/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی ایک عدد۔ جوڑی کانٹے وزنی ۳ ماشہ۔ سنگار پٹی طلائی وزنی ۲ تولہ بٹن طلائی ۱۰ ماشہ۔ کل وزن ایک ماشہ تین تولہ۔ قیمت جس کی ایک تولہ فی صد کے حساب ۳۰۹/- تین صد نو روپے بنتی ہے۔ برتن تانبے کے کل ۵۰/- روپے کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی

الامتہ:۔ سیدہ سلیمہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ سردار احمد شاہ دستخط انگریزی

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ عفی عنہ انسپکٹر وصایا

وصیّت نمبر ۱۱۳۷۴ میں سیدہ زبیدہ بیگم زوجہ سید محمد امین شاہ صاحب عمر ۲۳ سال شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۷/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- پانچسو روپیہ جو خاوند کے ذمہ ہے۔ کانٹے ایک عدد جوڑی وزنی تین تولہ قیمتی تین صد روپیہ برتن تانبے کے جو چھوٹے بڑے تعدادی ۵۰ کے قریب ہوں گے۔ کل رقم بمع حق مہر و برتن مذکورہ ایکہزار روپیہ ہیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر میں زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ با حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر میں کوئی جائیداد بعد ازاں پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حادی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حادی ہوگی۔

الامتہ:۔ زبیدہ بیگم زوجہ سید محمد امین

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ صاحب۔

گواہ شد:۔ سید یار محمد صاحب برادر حقیقی موصی

وصیّت نمبر ۱۱۳۷۵ میں عائشہ صدیقہ زوجہ شیخ محمد انور صاحب موصی عمر ۲۵ سال ساکن ہنوال ڈاکخانہ چوہنگ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۷/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ جو خاوند کے ذمہ ہے بندی طلائی ایک عدد اور کانٹے دو عدد۔ مندری ایک عدد وزنی تین تولہ دو ماشہ تین رتی ایک مشین کپڑے سینے والی سیکنڈ ہینڈ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ۔ قیمت زیور ۳۴۴/- روپیہ کل رقم ۱۴۴۴/- روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔

الامتہ:۔ عائشہ صدیقہ زوجہ شیخ محمد انور صاحب بقلم خود

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ شیخ محمد انور خاوند موصیہ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۳۷۶ میں صفیہ بیگم زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب عمر ۳۰ سال سکنہ نیاز بیگ ڈاکخانہ خاص لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۷/۱۰ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر پندرہ سو روپیہ ہے جو کہ خاوند کی طرف سے ادا ہو چکے ہیں۔ کڑے طلائی وزنی ۱۰ تولہ گلوبند طلائی ۴ تولہ نتھ طلائی ایک تولہ کلپ طلائی ایک تولہ کانٹے طلائی ایکتولہ کل قیمت ۳۶۸/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حادی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حادی ہوگی

الامتہ:۔ صفیہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ چوہدری محمد ابراہیم خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ عفی انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۳۷۹ میں سید سعید حسن ولد سید ظہور حسن صاحب مرحوم عمر ۲۹ سال سکنہ پشاور چھاؤنی پشاور صدر ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۳۰۷/۸/- روپے ہے جو مع مہنگائی الاؤنس ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت اور کوئی جائیداد نہیں۔ اس کے بعد جو کوئی جائیداد ہوگی۔ اور جو متروکہ ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ سید سعید حسن۔ موجودہ پتہ باڈی پولیس ڈاکخانہ پھلیاں سیالکوٹ

گواہ شد:۔ عبدالرحیم درد

گواہ شد:۔ سید غلام غوث پنشنر رتن باغ لاہور

وصیت نمبر ۱۱۳۸۸ میں چوہدری محمد شریف ولد چوہدری غلام حسین صاحب عمر ۵۳ سال چک ۶۲ جنوبی (جماعت چک ۴۹ جنوبی) ڈاکخانہ سلانوالی شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۸/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے ۱/۲ ۱۳ کیلہ اراضی واقع چک ۶۲ جنوبی سرگودھا ہے اس اراضی کی آمد پر میرا گذارا ہے۔ میں اپنی سالانہ آمد جو اس اراضی اور دیگر ذرائع سے ہوگی ۱/۹ حصہ صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ بوقت وفات میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک انجمن ہوگی۔ میرے ورثا کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی بھی حق حاصل نہ ہوگا۔ بقلم مرزا عبدالحق

العبد: محمد شریف

گواہ شد:۔ مرزا عبدالحق سرکاری وکیل امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی ۲۷۹۷ انسپکٹر وصایا بیت المال حلقہ سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۱۳۸۹ میں سراج دین ولد کرم الدین عمر ۳۸ سال سکنہ لالیاں ڈاکخانہ خاص جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۸/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد پختہ مکان محلہ دارالبرکات ۵ مرلہ ہے۔ جو سردست مشرقی پنجاب میں جانے کے بعد سب قبضہ سے باہر ہے انشاء اللہ قبضہ ملتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارا صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد بذریعہ تجارت ۶۰/- روپیہ قریباً ہر ہے اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ جو میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ سراج دین قادیان حال مقیم لالیاں ضلع جھنگ گواہ شد:۔ شیخ [illegible] سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لالیاں

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر وصایا۔

بقیہ صفحہ ۴ — تربیت اولاد اور قرآن کریم

کہ احسان کے مقام پر گامزن ہو اور اسکی اچھی طرح مشق کرے۔ یہ مقام صدیقیت ہے جبکہ انسان اس وصف کو یہاں تک پہنچا دے کہ بطور فطرت کے انسان سے نیکی اور احسان صادر ہو یہ ایتاء ذی القربیٰ کا مقام ہے اور اسی مقام پر انسان پورے طور پر رب العٰلمین کی صفت کے ماتحت کام کرتا ہے اور یہ مقام نبوت اور اس کا ظل ہے اس کے اوپر مقام محمدؐ ہے جو الحمد للہ کی صفت کے بالمقابل پڑا ہے اور اسی میں آیت عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً میں اشارہ ہے۔ دراصل ہر صفت الٰہی کے ماتحت جو بھی ترقی ہوتی ہے وہ معین حد تک ترقی کرکے اوپر کی صفت میں داخل ہو جاتی ہے۔ مگر صفت الحمد میں جو سالک کی ہے وہ لا انتہا ہے۔ جس طرح خود اللہ کی ذات جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ لہ الاسماء الحسنیٰ کہ سب اچھی صفات اللہ کے لئے ہیں۔ الغرض اختصار کے طور پر یہ مدارج اور ترقی کے زینے ہیں جن پر چلکر انسان کامل بن جاتا ہے یا ہر شخص بقدر اپنی استعداد کے ان لائنوں پر ترقی کرسکتا ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ ہم یہ صفات خود اپنی ذات میں پیدا کریں۔ اور پھر بچوں میں (انہیں) کو منتقل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر انسان ذرا تدبر سے کام لے تو انسان سب سے پہلے اپنے عمل سے اور پھر مثال سے کہانیوں اور بات چیت سے بہت سی نیک باتیں بچوں میں پیدا کرسکتا ہے۔ انسان اس دنیا میں رب العالمین کی صفات کا مظہر اور خلیفۃ اللہ ہے اور اسکی صفات الٰہیہ کو جاری کرنا ہے اپنے بچے اور اپنا گھر اس کا سب سے پہلا محل عمل ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ہے کہ وہ دنیا کو جیسا پاتا ہے اس سے بہتر چھوڑتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اول تو سب کاموں میں ورنہ کم از کم دین کے معاملات میں انسان اپنے بچوں کو اپنے سے بہتر بنانے کی کوشش کرے اگر مسلمان اس ایک حکم پر ہی عمل کرتے تو کیا ممکن تھا کہ وہ شوکت جو ان کو ایک دفعہ قرب زمانہ نبوت میں حاصل ہوگئی تھی کبھی جاتی رہتی نہیں بلکہ وہ ترقی کرتی۔ میں اب اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو بھی اور آپکو بھی قرآن کریم کے پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور اس کے عائد کردہ فرائض کے بجا لانے کی توفیق دے۔ بالخصوص ان فرائض کی جن کا تعلق تربیت اولاد سے ہے۔ ماں باپ کو بچے کے لئے رب مجازی کہا ہے۔ پس انسان کا فرض ہے کہ بچہ کے بھال جسم کی تربیت کھلا پہنا کر کرتا ہے وہاں اس کی روح اور اخلاق کی تربیت اور پرورش بھی صحیح طور پر کرے۔

ایران کی معاشی پالیسی پر تنقید

طہران ۶ جولائی۔ طہران کے ایوان تجارت کے حالیہ جلسوں میں ایران کی معاشی حالت کی وجہ سے حکومت کی مالی پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی اراکین نے خاص طور پر حکومت کی اس تحریک پر نکتہ چینی کی کہ اس نے ملکی منڈیوں کو درآمد شدہ خوراک سے بھر دیا ہے۔

صوبوں میں تجارتی جمود کی وجہ طہران میں تجارت کو ضرورت سے زیادہ مرکزی بنانے کی تحریک ہے اور حکومت کے ذمہ دار دفتروں میں بد انتظامی کو ان دقتوں کا سبب قرار دیا ہے۔ جو تاجروں کو تجارت کرنے میں پیش آرہی ہیں۔ (اسٹار)

یہودیوں پر طہران کے اخبارات کے حملے

طہران ۷ جولائی۔ دو اخباروں "کیہان" اور نیم سرکاری "اطلاعات" نے ایک مشترکہ مضمون شائع کیا ہے جس میں اسبات کی شکایت کی گئی ہے کہ یہودیوں نے ان ایرانیوں کو واپس "اسرائیل" جانے کی اجازت نہیں دی ہے جو پہلے فلسطین کے اس علاقہ میں رہتے تھے۔

مضمون میں اس اچھے سلوک کا تذکرہ کیا گیا ہے جو اسوقت سے ایران میں یہودیوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے جب سے دارا نے ان کو بابلیوں کے اقتدار سے چھڑایا تھا اور حکومت ایران سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ان ایرانیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرائے جن کو فلسطین واپس جانے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ (اسٹار)

کوئٹہ میں لیگ کی کامیابی!

کوئٹہ ۶ جولائی:۔ آج مسلم لیگ کے دو امیدوار پیرزادہ محمد سلیم اور اخبار "الہام" کے مدیر مسٹر مسعود حسین کو کوئٹہ میونسپلٹی کا صدر اور نائب صدر منتخب کیا گیا۔ (اسٹار)

پاکستان کو مصر کا تحفہ

قاہرہ ۶ جولائی:۔ مصر رمضان کے دوران میں استعمال کرنے کے لئے پاکستان کو قرآن مجید کے ریکارڈ پیش کرے گا یہ ریکارڈ آئندہ ہفتہ کراچی روانہ کردیئے جائیں گے۔ (اسٹار)

مسٹر حمید نظامی سیکرٹری ایڈیٹرز کانفرنس کا خط حکومت مغربی پنجاب کے نام

۵ جولائی ۱۹۴۹ء

مکرمی۔ سلام مسنون

پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس اور حکومت پنجاب کے مابین یہ دوشریفانہ "معاہدہ" تھا۔ کہ حکومت پریس ایڈوائزری کمیٹی سے مشورہ کئے بغیر کسی اخبار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریگی آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال حکومت پنجاب نے بعض ادبی رسائل اور بعض اخباروں کے خلاف پریس ایڈوائزری کمیٹی سے مشورہ کئے بغیر کارروائی کی تھی۔ اس پر کمیٹی نے شدید احتجاج کیا اور یہ لکھا تھا کہ جب تک گورنمنٹ ان رسائل اور اخبارات کے case پریس ایڈوائزری کمیٹی کو نہیں بھیجیگی کمیٹی حکومت سے تعاون نہیں کرے گی اور ہم کسی مضمون کے متعلق کوئی مشورہ نہیں دیں گے بالآخر حکومت پنجاب کو یہ بات ماننی پڑی۔ کیس (cases) ہمیں بھیجا گیا اور کمیٹی نے جو مشورہ دیا تھا وہ تسلیم کیا گیا۔

اس وقت تک پاکستان نیوز۔ پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس قائم نہیں ہوئی تھی۔ اسکے باوجود حکومت نے عملاً یہ مطالبہ اور اصول مانا۔ کہ حکومت پریس ایڈوائزری کمیٹی کو پوچھے بغیر کسی اخبار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی۔ مگر دسمبر ۱۹۴۸ء میں تو باقاعدہ کانفرنس معرض وجود میں آگئی۔ اور موجودہ پریس ایڈوائزری کمیٹی کانفرنس کے صدر ہی کی نامزد ہے۔ اور حکومت کیلئے اس معاہدہ کا احترام کرتے ہوئے کسی اخبار کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے پہلے کمیٹی سے مشورہ کرنا ضروری تھا۔ افسوس! کہ حکومت نے اس معاہدہ کا احترام نہیں کیا اور سفینہ کو کمیٹی سے مشورہ کئے بغیر یہ سنگین سزا دی۔ کہ اخبار بند کردیا گیا۔

حکومت کی اس بدعہدی کے بعد پریس ایڈوائزری کمیٹی کے لئے کام کرنا ناممکن ہے۔ صدر کانفرنس مسٹر الطاف حسین نے مشورہ کرنے کے بعد ان کی ہدایت کے مطابق آپ کو یہ اطلاع دے رہا ہوں۔ کہ پنجاب پریس ایڈوائزری کمیٹی اس وقت حکومت کو کوئی مشورہ نہیں دے گی۔ جب تک کہ آپ "سفینہ" کے خلاف اپنا حکم واپس لیکر یہ کیس پریس ایڈوائزری کمیٹی کو نہیں بھیجدیتے۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کردوں کہ حکومت کا مذکورہ بالا اقدام کانفرنس کے لئے سخت اضطراب کا باعث ہوا ہے۔ اور ۱۴ جولائی کو کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا ایک اجلاس بلایا گیا ہے۔ جس میں اس پر غور کیا جائیگا کہ حکومت پنجاب کے رویے کو پیش نظر پریس ایڈوائزری کمیٹی سسٹم باقی بھی رہنا چاہیئے یا نہیں۔

. . . .

. . . .

. . . .

(دستخط) حمید نظامی سیکرٹری

مشرقی بنگال میں خوراک کی صورت حال

ڈھاکہ ۷ جولائی۔ مشرقی بنگال کی حکومت کے پاس اس وقت ایک لاکھ تیئیس ہزار ٹن غلہ موجود ہے اس کے علاوہ ۵۴ ہزار ٹن غلہ عنقریب باہر سے پہنچنے والا ہے چنانچہ اب صوبے میں خوراک کی صورت حال پہلے کی نسبت بہت بہتر ہوگئی ہے۔

اعلان نکاح

میرے برادر خورد عزیز چوہدری سردار احمد صاحب ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب (مرحوم) آف کرم پورہ ضلع شیخوپورہ کا نکاح مسمات مسعودہ بیگم بنت چودھری محمد صادق صاحب ایس ڈی او آف لاہور کے ساتھ بعوض پانچ ہزار ۵۰۰۰ روپیہ مہر پر مورخہ ۳ ماہ جولائی ۱۹۴۹ء رتن باغ لاہور میں مولوی نور الحق صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ آمین

العبد:۔ شیر محمد ولد چودھری کرم الٰہی مرحوم

برطانیہ میں کپڑے کی صنعت پر کنٹرول ختم ہو رہا ہے

اب صنعت کار خود قیمت مقرر کریں گے

لندن ۶ جولائی۔ پچھلے دو مہینے میں برطانیہ میں کپڑے کی صنعت پر سرکاری کنٹرول کافی حد تک ختم ہو گیا۔ جنگ کے دوران میں کارخانے بند ہو جانے کی وجہ سے اس صنعت نے جتنے مزدور کھو دیئے تھے ان کا ایک نہائی پھر حاصل کر لیا ہے۔ فی کس پیداوار میں بھی آہستہ آہستہ اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت کے بعض اقدامات کی وجہ سے ملک کے اندر کپڑے کی مانگ کم ہو رہی ہے۔ بہت سے سرکاری کنٹرولوں کو ختم کرنے کے موقعہ سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے صنعت کار تقریباً ہر قسم کے کپڑے کے نرخ خود مقرر کر سکتے ہیں۔ لیکن "افادی مصنوعات" کے نرخوں پر ابھی تک کنٹرول جاری ہے کیونکہ یہ کپڑے حکومت کے مجوزہ طریقے پر اندرونی کھپت کے لئے بنائے جاتے ہیں اور حکومت نے ان کے نرخ مقرر کر رکھے ہیں۔

نرخوں پر کنٹرول اٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ صنعت کار اپنے گاہکوں بالخصوص سمندر پار کے گاہکوں کی فرمائش کے مطابق جو چاہیں تیار کر سکتے ہیں۔ کنٹرول کے ماتحت اس کا عموماً کوئی خیال نہیں رکھا جاتا تھا اور صنعت کاروں کا رجحان یہی تھا کہ جو چیز کم از کم تکلیف اٹھا کر بنائی جا سکتی ہے وہی بنتی رہے۔

دس سال کے آغاز سے تاجروں کو سوتی کپڑے کی برآمد کے لئے لائسنس بھی نہیں لینا پڑتا۔ سمتی میں انہیں برآمد کے آرڈر لینے کی پوری آزادی ہو گئی۔ سنہ ۱۹۴۸ء تک یہ حال تھا کہ چند مخصوص ممالک کو کپڑے کی محدود مقدار بھیجنے کے خاص لائسنس دیئے جاتے تھے۔

جہازوں کی آمد و رفت کی اجازت

قاہرہ ۶ جولائی حکومت مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ اب جہازوں کو مصری بندرگاہوں میں رات کے وقت آنے جانے کی اجازت ہو گی۔ کچھ ماہ ہوئے فلسطین کی صورت حال کے مدنظر دفاعی تدبیر کے طور پر اس کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ (داستار)

فضائی پرواز کے معاہدے

دمشق ۶ جولائی۔ یونان اور شام میں آج ایک فضائی پرواز کے معاہدے پر دستخط کر دیئے جائیں گے۔ اسی قسم کے ایک فضائی پرواز کے معاہدے کی گفت و شنید ترکی اور شام کے مابین ختم ہو چکی ہے اور توقع ہے کہ اس ہفتہ معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ (داستار)

ترکی میں عام انتخابات کی تیاریاں

ڈیموکریٹک پارٹی حکومت کا مقابلہ کریگی

انقرہ ۶ جولائی۔ ترکی میں عام انتخابات کی تعدد مدت کے ساتھ تیاریاں شروع ہو گئی ہیں اور انہوں نے دوسرے تمام مجلسی مسائل کو پس پشت ڈال دیا ہے حالانکہ انتخابات سنہ ۱۹۵۰ء سے قبل نہیں ہوں گے۔

موجودہ دلچسپی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ڈیموکریٹک پارٹی جو ترکی میں انقلاب کے بعد پہلی مخالف جماعت ہے فوری انتخابات کا مطالبہ کر رہی ہے۔ پیوپلز پارٹی (عوامی جماعت) جو آجکل اقتدار میں ہے اس بات پر زور دے رہی ہے کہ پہلے نیا انتخابی قانون جولائی میں منظور ہو جائے تاکہ حکومت سال ختم ہونے پر اس نئے قانون کے ماتحت انتخابات کی تیاری کرے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کھلے طور پر یہ کہہ رہی ہے کہ پیوپلز پارٹی ہر ممکن طریقہ پر اپنا اقتدار رکھنا چاہتی ہے اور یہ نیا قانون انتخابات بھی اسی قسم کا ایک حربہ ہے۔ حکومت نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ حکومت نے ڈیموکریٹک پارٹی سے انتخابی قانون کی تنظیم میں شرکت کرنے کے لئے دعوت دی ہے اور اس طرح انہوں نے جمہوری طریقہ پر عمل کیا ہے۔ لیکن مخالف جماعت نے اس دعوت کو ٹھکرا دیا ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کو شکایت ہے کہ اس قانون کے ذریعہ انتخابات ضلع کے افسروں کے ضبط میں ہوں گے جن کو حکومت مقرر کرے گی۔ اور یہ ۶۳ محکموں میں ہوں گے جو وزارت داخلہ کے ماتحت ہوں گے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ انتخابات کی نگرانی محکمہ انصاف کے تحت ہونی چاہئیے۔ اس کے جواب میں حکومت کی دلیل ہے کہ وہ ایک ایسی تجویز کو منظور نہیں کر سکتی جس کے تحت محکمہ انصاف قوم کی سیاست میں گھر جائے۔

پیوپلز پارٹی اور ڈیموکریٹک پارٹی نئے قانون کے چند پہلوؤں سے متفق ہیں جو دائیں اور بائیں بازو کے انتہا پسندوں کے خلاف ہے۔ ایک دفعہ کے تحت انتخابی مہموں میں مذہب کو استعمال کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس دفعہ سے نیشنل پارٹی پر گہرا اثر پڑتا ہے جس کو دعویٰ ہے کہ بہت سے کسان جہاں ابھی تک اسلام باقی ہے مذہب کے ماننے والے ہیں۔ (داستار)

مسجدیں تعمیر کرائیے

بغداد ۶ جولائی۔ عراق کے محکمہ وقف نے تیل کی کمپنیوں سے درخواست کی ہے کہ وہ تیل کے اسٹیشنوں پر مساجد تعمیر کرائیں۔ (داستار)

نحاس پاشا خون کے دریا بہا دینے کی دھمکی دیتے ہیں

وزیر اعظم مصر کا بیان

قاہرہ ۶ جولائی: مصری وزیر اعظم ابراہیم عبد الہادی پاشا نے وفد رہنما مصطفیٰ نحاس پاشا کی اسکندریہ والی تقریر کا جواب دیتے ہوئے "الاہرام" سے ایک ملاقات میں کہا: "اگر نحاس پاشا ملک میں خون کے دریا بہا دینے کی دھمکی دیتے ہیں۔ تو یہ ارباب اقتدار کا کام ہے۔ کہ وہ ان کو ایسا کرنے سے باز رکھیں۔"

وزیر اعظم نے مزید کہا: "ملک میں پارلیمنٹری زندگی کو استحکام حاصل ہو گیا ہے۔ اور پہلی بار ایوان پارلیمان اپنے آئینی دور تک قائم رہا ہے۔ اس لئے یہ ہر مصری کا فرض ہے۔ کہ وہ ملک کی سیاسی روایات کو مستحکم بنانے میں حصہ لے۔ جہاں تک نحاس پاشا کی دھمکی کا تعلق ہے کہ وہ ملک میں خون بہائیں گے۔ تو میں اور ہر مصری ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ یہ محض ایک چال ہے۔ اور اس سے کوئی دھوکا نہیں کھا سکتا۔" "اس قسم کی گرم دھمکی کی بجائے مجھے نحاس پاشا سے امید تھی۔ کہ وہ اس موقعہ پر جب۔ کہ ہم انتخابات کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ ملک کے مختلف مسائل کا ذکر کریں گے۔ وہ قوم کے نشاۃ الثانیہ کے بارے میں کچھ کہیں گے۔ اور یہ کہ وہ مصریوں کی آئندہ فلاح و بہبود کے لئے تجاویز پیش کریں گے۔ (داستار)

برطانیہ اور عراق میں مالی مذاکرات ملتوی ہو گئے

بغداد ۶ جولائی: عراقی وزیر خزانہ خلیل اسمٰعیل نے لندن میں اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ اور عراق کے درمیان مالی مذاکرات فی الحال ملتوی ہو گئے ہیں۔ توقع ہے کہ یہ گفت و شنید ماہ اگست میں بغداد میں شروع ہو گی۔ جب کہ ایک برطانوی وفد یہاں آئے گا۔ اس عرصہ میں برطانیہ اور عراق کے مالی سمجھوتے کو تین ماہ کے لئے اور بڑھا دیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ اسٹرلنگ کے مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ عراق نے برطانیہ سے اور اسٹرلنگ مانگے ہیں۔ (داستار)

بلوچستان کے محکمہ خوراک کی تحقیقات شروع ہو گئی

کوئٹہ ۶ جولائی: آج یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے بلوچستان کے محکمہ خوراک و سپلائی کے حسابات میں ناجائز تصرف کے الزامات کی تحقیقات کرنے کے لئے جو ٹریبونل مقرر کیا تھا۔ اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس ٹریبونل میں وزارت قانون کے سیکرٹری سید اکبر حسین وزارت خوراک کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر اسحاق اور وزارت مالیات کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر حمید شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی حال ہی میں حسابات کی جو جانچ پڑتال ہوئی تھی اس میں تصرف بے جا کے چند بڑے بڑے واقعات ظاہر ہوئے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ ٹریبونل محکمہ خوراک کی تحقیقات۔ ختم کرنے کے بعد بلوچستان میں محکمہ آبادکاری اور کسٹوڈین کے دفتر کی طرف توجہ دے گا۔ (داستار)

گیہوں اور مکئی کے متعلق گفتگو

دمشق ۶ جولائی: معلوم ہوا ہے۔ مصر کی وزارت سپلائی کا جو مشن یہاں آیا ہے۔ وہ مصری تمام ضروریات کے لئے شام سے گیہوں اور مکئی خریدنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ اناج کی قیمتیں بین الاقوامی قیمتوں کے مطابق ہوں۔ اور شام مصری سکہ قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔ (داستار)

مصری رسالہ ضبط کر لیا گیا

بیروت ۶ جولائی: حکومت لبنان نے ایک مصری رسالے "النداء" کو ضبط کر لیا ہے۔ اس میں ایک مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا تھا۔ جس میں کئی ایک سرکاری افسروں پر حملے کئے گئے تھے۔ (داستار)

دریائے ٹیمز میں آثار قدیمہ کی تلاش

لندن ۶ جولائی۔ لندن کے ایک آثار قدیمہ جمع کرنے والے مسٹر ا بن گرین کا خالی اوقات کا مشغلہ یہ ہے کہ وہ دریائے ٹیمز کے کیچڑ میں آثار قدیمہ کی تلاش کرتے ہیں۔ ان کو جو اب تک اشیاء نادر ملی ہیں۔ ان میں چار سو سال پہلے کی چیزیں ہیں۔ اس میں ایک مجموعہ پندرھویں صدی کے بٹنوں کا بھی ہے۔ ان کو جو چیزیں ملی ہیں یہ بعد میں مختلف عجائب خانوں میں پہنچا دی جائیں گی۔ (داستار)

ادویات درآمد کرنے والوں کی انجمن

کراچی ۶ جولائی: یہاں ایک انجمن کی تشکیل عمل میں آئی ہے جس میں کئی ایک بڑے بڑے ادویات برآمد کرنے والے تاجر شامل ہیں۔ اس کا مقصد مرکزی اور سندھ کی حکومتوں اور ادویات کے تاجروں کے درمیان اشتراک کرانا ہے۔ یہ انجمن فرماکیوٹیکل امپورٹرز ایسوسی ایشن پاکستان لمیٹڈ" کے نام سے رجسٹرڈ ہے۔ اور اس کے پہلے عہدیداران یہ ہیں۔

صدر:۔ بوٹ پیور ڈرگ کمپنی (پاکستان) لمیٹڈ کے مسٹر آر۔ اے۔ ایچ۔ ڈکنس: نائب صدر ہلس کمپنی کے مسٹر ڈبلیو بلیک۔ خزانچی مارٹن اینڈ ہیرس کے مسٹر ایل۔ آر۔ سٹنارڈ اور سیکرٹری ایونز میڈیکل سپلائیز کمپنی کے مسٹر اے۔ اے۔ واٹسن ہیں۔ اس انجمن کا رجسٹرڈ دفتر الفنسٹن اسٹریٹ پر ہے۔ (داستار)

قاہرہ ۶ جولائی:۔ دہشت پسند لیڈر یوسف علی یوسف کی گرفتاری کے بعد اسکندریہ میں ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اسکندریہ کے مصری کوارٹر میں گشتی پولیس کی تعداد دگنی کر دی گئی ہے۔ (داستار)